بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — خطبہ نمبر ۱۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ وَ مِنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم چہار شنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ — ۲۷ امان ۱۳۴۲ ہش — ۳۰ شوال ۱۳۸۲ھ — ۲۷ مارچ ۱۹۶۳ء — نمبر ۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ مارچ بوقت ۸ بجے صبح۔ کچھ روز سے حضور کو دانتوں میں درد کی تکلیف تھی الحمدللہ مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب اور ڈاکٹر محمد شفیق صاحب نے حضور کے تین خراب دانت نکال دیئے جس سے حضور کو درد اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بچے

بدظنی کو معمولی چیز نہ سمجھو یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے

"یہ خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے اور پھر فرمایا ہے اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ...... میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خطا کاروں کو معاف کر دے گا اور نیکو کاروں کو عذاب دے گا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس لئے کہ اس کی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں بالکل ضائع کر دینا اور بے سود ٹھہرانا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔ اس لئے تم اس سے بچو اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۱، ۳۷۲)

مکرم محی الدین صاحب انڈونیشین اپنے وطن جانے کیلئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

ربوہ ۲۶ مارچ۔ مکرم محی الدین صاحب انڈونیشین قریباً دس سال یہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن واپس جانے کی غرض سے کل مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۳ء بروز دوشنبہ چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ ناظر و وکلاء صاحبان اور مجلس شوریٰ کے متعدد نمائندگان کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید بھی آپ کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور معانقہ و مصافحہ کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

مکرم محی الدین صاحب نے مرکز سلسلہ میں اپنے طویل قیام کے دوران پہلے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں آپ نے تین سال تک جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کی۔ اب آپ (باقی دیکھیں صفحہ ۸)

حضرت سیدہ عائشہ بیگم کی نعش بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ مکرم مولانا شمس صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ۲۶ مارچ۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب مرحوم آف جدہ کی نعش کل مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۳ء ۲½ بجے بعد دوپہر بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ مرحومہ نے مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء کو سوا تین بجے بعد دوپہر قریباً ۹۲ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔

نماز جنازہ کل بعد نماز ظہر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے احاطہ مسجد مبارک میں پڑھائی جس میں افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ کے دوسرے داماد (باقی دیکھیں صفحہ ۸)

گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

یکم اپریل ۱۹۶۳ء کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ ہو رہا ہے جس میں توقع ہے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی شرکت فرمائینگی جلسہ دس بجے صبح سے شروع ہو کر ۲ بجے بعد دوپہر تک جاری رہے گا۔ گھٹیالیاں کے قرب و جوار میں جو لجنات اماء اللہ ہیں ان کی ممبرات سے التماس ہے کہ وہ بھی جلسہ میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ مارچ ۶۳ء

نام نہاد جماعت اسلامی کیلئے عبرت کا سبق

ایک نوٹ ملک نصر اللہ خاں عزیز نے اپنے ہفت روزہ ایشیا ۲۴/۲/۶۳ میں "تیر و نشتر" کے مستقل عنوان کے تحت شائع کیا ہے۔ اگر ملک صاحب خصوصاً اور ان کی نام نہاد "اسلامی جماعت" کے دیگر ارکان غور کریں تو ان کو معلوم ہو کہ ملک صاحب نے اس نوٹ میں اپنے لئے اور اپنے احباب کے لئے بہت سا عبرت کا سبق بھر دیا ہے۔ ہم اس نوٹ کے مختلف اجزا ذیل میں سلسلہ وار درج کرتے ہیں :۔

اوّل :۔ ملک صاحب فرماتے ہیں :۔

"اوکاڑہ ضلع منٹگمری کی خبر ہے کہ ہسپتال بازار کے ایک حکیم عبد الغفور نے جو اچھے تعلیم یافتہ آدمی ہیں امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا اور اعلان کر دیا کہ مجھ پر وحی کا نزول ہوتا ہے اس دعوے کی تصدیق کے لئے حکیم صاحب نے شہر کے مختلف علماء خصوصاً اہلِ حدیث علماء کو خطوط ارسال کئے کیونکہ تمام مدعیانِ مہدویت احادیث ہی کا سہارا لے کر لوگوں کو احمق بناتے ہیں"

پرویز صاحب کو مبارک ہو۔ حدیث کی جو شان ملک نصر اللہ خاں عزیز نے بیان فرمائی ہے عین پرویزیت ہے۔ پرویز صاحب کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ اسلام میں جتنے تفرقے اور خرابیاں پیدا ہوئی ہیں وہ نعوذ باللہ حدیث کی وجہ ہی سے پیدا ہوئی ہیں۔ اب ملک صاحب نے بھی اس پر اپنی صالحیت کی مہر ثبت کر دی ہے کیونکہ ان کے خیال عالیہ میں بھی جھوٹے مدعیوں کو حدیث ہی سہارا دیتی ہے۔ کہاں ہیں اہلِ حدیث حضرات؟

دوم :۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"اس دعوے کی اطلاع جب پولیس کو ہوئی تو اس نے انہیں سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر لیا۔ دعویٰ مہدویت پر سیفٹی ایکٹ کا اطلاق پولیس کی ستم ظریفی ہے۔ آخر جس ملک میں نبوت و مہدویت کی دکانیں سرِ بازار چل رہی ہوں اور انہیں کوئی نہ پوچھتا ہو کہ تمہارے منہ میں کے دانت ہیں۔ بے چارے حکیم عبد الغفور سے امن عامہ اور مملکت کے تحفظ کو کیا نیا خطرہ لاحق ہو سکتا تھا بلکہ ممکن ہے ان کا زہر پہلے زہر کا تریاق بن جاتا۔"

اس میں دراصل ملک صاحب نے نادانستہ یہ حقیقت واضح کی ہے کہ جھوٹے دعوے کا مواخذہ اللہ تعالیٰ ضرور کرتا ہے اور سچے کے لئے اللہ تعالیٰ بھڑکتے ہوئے شعلوں کو بھی گلزار بنا دیتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے لیکر آج تک آپ کے خلاف کتنے طوفان نہیں اٹھائے گئے۔ افراد سے لیکر جماعتوں اور جماعتوں سے لے کر حکومتوں کو اکسانے کی کوشش کی گئی مگر "مسیح" آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا اور اس کے مخالف ناکام ہی ہوتے چلے گئے۔ تاریخ احمدیت کا مختصر سا مطالعہ کر کے دیکھئے آپ کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عظیم الشان نشانات نظر آئیں گے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو کیا آپ کے خلفاء کا بال بھی بیکا نہ کر سکیں۔ پھر آپ کی یہ مخالفت بعض مولویوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ بڑے بڑے نام نہاد روشن خیالوں نے اور نہ صرف مسلمان کہلانے والوں نے بلکہ آریوں اور عیسائیوں نے بھی شدید مخالفت کا سلسلہ جاری رکھا ہے مگر کسی کی کچھ پیش نہیں جا سکی۔ اور ہر کوئی اپنے اپنے اعمال کی اپنے اپنے وقت میں پاداش پا کر ہمیشہ کے لئے خاموش ہوتا چلا گیا۔ باطل کے ہزاروں قسم کے سیاہ اور تاریک بادل اکٹھے ہوئے مگر "مسیح" کا آفتاب نصف النہار پر ہی چمکتا رہا۔ اس کے مقابلہ میں "جھوٹ" کا جو انجام ہوا وہ اسی نوٹ سے ظاہر ہے کہ ملک صاحب کے خیال میں بھی سیفٹی ایکٹ کا اطلاق ستم ظریفی ہے۔ غالب سے معذرت کے ساتھ

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیانے کے
اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہو گئے

سوم :۔ ملک صاحب فرماتے ہیں :۔

"حکیم صاحب نے بھی دعویٰ کرنے کے لئے سخت غلط وقت کا انتخاب کیا۔ مسلمانوں کی مملکت میں جس کا آئین برا بھلا جیسا بھی ہے مرکزی وزیر قانون کی تصریحات کے مطابق اسلامی روح پر مبنی ہے۔ حکیم صاحب کا دعویٰ مہدویت کم تابے وقت کی راگنی کا مترادف ہے۔ اس قسم کے دعوے ہمیشہ کافر حکومتوں کے دور میں مناسب ہوتے ہیں جبکہ خود وہ حکومتیں یہ بات پسند کرتی ہیں کہ ملتِ اسلامیہ اس قسم کی خرافات میں الجھی رہے اور ان حکومتوں سے گلو خلاصی کی طرف متوجہ نہ ہو سکے اور اگر مدعی ان کافر حکومتوں کا بھی سچے دل سے نیاز مند ہو تو یہ بات سونے پر سہاگا ثابت ہوتی ہے اور ان کو ایک ایسی قوم مل جاتی ہے جو مسلمانوں کی مصیبتوں پر چراغاں کرتی، خوشیاں مناتی اور ان کو دعوے کا انکار کرنے کی سزا قرار دے کر بغلیں بجاتی ہے۔"

مخالفت میں انسان ایسا اندھا ہو جاتا ہے کہ جو باتیں مسلّمہ ہوتی ہیں ان کو بھی اپنے دل کے اندھیرے کی وجہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ اگر ملک صاحب کا یہ خود ساختہ اصول تسلیم کر لیا جائے کہ "اس قسم کے دعوے ہمیشہ کافر حکومتوں کے دور میں مناسب ہوتے ہیں" تو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام رومن کافروں کے عہد میں مسیحیت کا دعویٰ کبھی نہ کرتے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ ملک صاحب ان کے "جھوٹا" ہونے کا فتویٰ دے دیں گے اور لوگ ان کی بات مان جائیں گے۔ اگر فلسطین میں اس وقت یہودی فریسیوں کی حکومت ہوتی جو بزعم خود اس وقت اللہ تعالیٰ کے دین یعنی اسلام کے علمبردار تھے تو آپ کبھی ایسا دعویٰ نہ کرتے۔ مگر اس کے باوجود یہودیوں نے آپ کو صلیب پر لٹکا کر ہی دم لیا۔ اگرچہ پیلاطوس کافر حکومت کے گورنر نے آپ کو بچانے کے لئے ہر جتن کیا۔ اور آخر آپ کو بچانے میں کامیاب بھی ہو گیا۔ اب ملک صاحب کے اصول کے مطابق (نعوذ باللہ) آپ کے جھوٹا ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

چہارم :۔ ملک صاحب آخر میں فرماتے ہیں :۔

"ایک اسلامی مملکت میں جبکہ خدا کی طرف سے اس پر مسلمانوں کی رہنمائی اور ہدایت کا فریضہ عائد ہو جاتا ہے کسی شخص کا دعویٰ مہدویت بجز اس کے کہ مدعی کو جیل کی ہوا کھلائے اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اسلام میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مہدویت اور نبوت اور وحی کے نزول کا دعویٰ کرنے والوں کے لئے دو ہی جگہیں ہیں جیل یا پاگل خانہ۔"

اس کے متعلق ملک صاحب مودودی صاحب اور اپنے گزشتہ واقعات پر نظر دوڑا کر دیکھیں اسی اسلامی حکومت میں فساد فی الارض کے جرم میں کس کو پھانسی کا حکم ہوا اور کس کس نے قید کی سزا بھگتی۔

یہ تو ہیں ملک صاحب کے خود ساختہ اور عبرت انگیز اصول اب اللہ تعالیٰ کے اصول بھی ملاحظہ فرمائیے اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورہ صف میں فرماتا ہے :۔

یایھا الذین امنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃٍ تنجیکم من عذابٍ الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہٖ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذٰلکم خیرٌ لکم ان کنتم تعلمون۔ یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنّٰتٍ تجری من تحتھا الانھٰر ومسٰکن طیّبۃً فی جنّٰت عدنٍ ذٰلک الفوز العظیم واُخرٰی تحبّونھا نصرٌ من اللہ وفتحٌ قریب وبشّر المؤمنین۔ یایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ۔

ترجمہ :۔

اے مسلمانو۔ کیا میں تم کو ایک ایسی تجارت کا پتہ دوں جو تم کو عذاب الیم سے نجات دلائے۔ (تو پھر سنو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو۔ اگر تم جانتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ (اللہ تعالیٰ) تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے تحت نہریں جاری ہوں گی اور پاک محلات ہوں گے ہمیشہ رہنے والے باغوں میں۔ یہ بڑی کامرانی ہے۔ اور دوسری بات جس کو تم چاہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح قریب ہے۔ (اے مخاطب) مومنوں کو بشارت دے دو۔

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ اسی طرح جس طرح (حضرت) عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) نے اپنے حواریوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے میرے کون مددگار ہیں۔ حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔

پس بنی اسرائیل کی ایک جماعت آپ پر ایمان لے آئی اور ایک جماعت نے انکار کر دیا۔ پس ہم نے ان کی جو ایمان لائے دشمنوں کے مقابلہ میں تائید کی پس وہ غالب ہو گئے۔

درخواست دعا

میرے والد صاحب مکرم سخت بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بزرگان سلسلہ و قارئین کرام سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

بشیر احمد احسن ہیڈ ماسٹر
گورنمنٹ مڈل سکول چک ۳۲ ضلع گجرات

خطبہ جمعہ

کامیابی اور ترقی کا گُر یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے تمام احکام پر عمل کرنیکی کوشش کرو

اور

اسلام کے کسی حکم کو بھی حقیر نہ سمجھو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ اگست ۱۹۲۱ء — بمقام ناسنور کشمیر

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
مسلمان ہر روز پانچ وقتوں میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ یعنی ہمیں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا پانچ وقتوں میں کم سے کم

تیس چالیس دفعہ یہ دعا کی جاتی ہے

صبح سورج چڑھنے سے پہلے زوال کے بعد سورج ڈوبنے سے پہلے اور بعد اور سونے کے وقت اور علاوہ اس کے اور وقتوں میں بھی مثلاً رات کے پچھلے حصہ میں اور سورج نکلنے کے کچھ دیر بعد۔ وہ سیدھا راستہ کیا ہے جس کے لئے مسلمان دعا مانگتا ہے۔ کہ مجھے مل جائے اور مجھے اس پر چلایا جاوے یہاں قرآن کریم نے بیان تو فرمایا نہیں۔ صرف الفاظ رکھ دیئے ہیں کہ سیدھا راستہ دکھا۔ اس لئے کسی خاص بات تک اس دعا کو محدود کر دینا درست نہیں۔ یہ کہہ دینا کہ اس سے فلاں بات مراد ہے یا فلاں غلط ہے۔ کیونکہ اگر کوئی خاص بات مراد ہوتی۔ تو قرآن کوئی قرینہ بتلا دیتا۔ یا بات بیان فرما دیتا لیکن قرآن نے یہاں اشارۃً بھی نہیں بتایا کہ کوئی خاص ہدایت مراد ہے۔ اور نہ کوئی قرینہ بیان کیا ہے کہ جس سے کوئی حد بندی ہو سکے۔ عام الفاظ رکھے ہیں۔ پس ہم عام معنے ہی لیتے ہیں کہ جس امر میں ہمیں سیدھا راستہ درکار ہو۔ اسی امر میں سیدھا راستہ مل جائے۔ میں ایک اصل بیان کرتا ہوں جس سے یہ عام دعا قبول ہو جائے۔
اگرچہ ہر ایک

دعا کی کیفیت

کی حد بندی رکھی گئی ہے۔ مختلف لوگ مختلف وقتوں میں جو دعائیں کرتے ہیں۔ خاص خاص درجوں کے ماتحت قبول ہوتی ہیں۔ یہ درجے کچھ اعمال کی وجہ سے ہوتے ہیں اور کچھ اخلاص کی وجہ سے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہی دعا کی۔ اور آپ نبیوں کے سردار بن گئے۔ ایک طرف تو خدا تعالےٰ کا وہ قرب ملا کہ آپ کو خدا سے جدا کرنا مشکل ہو گیا۔ دوسری طرف بندوں پر وہ فیوض جاری کئے کہ آپ کے متبعین تک نبیوں میں شامل ہو گئے۔ یا نبیوں جیسے ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی دعا کرتے تھے مگر خاتم النبیین نہیں بنے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے

صدیق کا درجہ

عطا فرمایا۔ اور سرداری اور استاذی الت کا درجہ ان کو ملا اور ان کے ذریعہ اسلام کو دوبارہ قائم کیا گیا۔ مگر پھر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم والا درجہ نہیں ملا۔ حضرت عمرؓ بھی یہی دعا کرتے تھے۔ مگر انکو وہ درجہ نہ ملا جو صدیق کو ملا۔ حضرت عثمانؓ بھی یہی دعا کرتے تھے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ مگر جو درجہ صدیق اور فاروقؓ کو ملا تھا۔ وہ حضرت عثمانؓ کو نہ ملا۔ حالانکہ وہ بھی یہی دعا پڑھتے تھے۔ بلکہ زیادہ دفعہ پڑھتے تھے۔ بہ نسبت حضرت ابوبکرؓ کے۔ جیسا کہ حدیثوں میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو

نمازوں کی وجہ سے فضیلت

نہیں بلکہ اس بات کی وجہ سے ہے۔ جو ان کے دل میں ہے۔ پھر حضرت علیؓ بھی یہی دعا کرتے تھے۔ مگر ان کو وہ درجہ نصیب نہ ہوا۔ جو پہلوں کو ملا۔ پھر صحابہؓ میں سے عشرہ مبشرہ بھی یہی دعا پڑھا کرتے تھے۔ زبیرؓ۔ طلحہؓ۔ سعیدؓ۔ سعدؓ۔ ابو عبیدہؓ وغیرہ ان میں بعض بعض سے بڑے اور بعض بعض سے چھوٹے تھے۔ مگر ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درجہ کو نہیں پہنچے۔ پھر اور صحابہؓ تھے جو اسلام کی راہ میں شہید ہوئے یا

اسلام کی تعلیم

کو لوگوں میں پھیلایا۔ یا روحانی مدارج کو حاصل کیا۔ یا قضا کا کام کیا وغیرہ۔ مگر ان کو وہ درجہ نہ ملا۔ جو اول الذکر لوگوں کو ملا۔ پھر وہ لوگ بھی تھے جو نمازیں بھی پڑھتے تھے مگر منافق تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسے امام کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے تھے سوائے عشاء اور صبح کی نمازوں کے۔ ان کو کچھ بھی نہ ملا۔ ان کی نسبت فرمایا فی الدرك الاسفل من النار۔ آج مسلمان بھی یہی دعا پڑھتے ہیں۔ مسجدوں میں بھی جاتے ہیں اور بڑے بڑے وظیفے پڑھتے چلتے کاٹتے نوافل پڑھتے ہیں۔ مگر چہروں پر لعنت برس رہی ہے۔ ذلت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔
پس دعا کے ساتھ معلوم ہوا اخلاص کا حصہ بھی ضروری ہے۔ دو آدمی ایک ہی کھانا کھاتے ہیں۔ ایک موٹا ہو جاتا ہے۔ دوسرا دبلا ہی رہتا ہے۔ تو ہمیشہ لفظوں کو ہی نہیں دیکھا کرتے۔ بلکہ اس کے ساتھ

اخلاص۔ ایمان اور اندرونی حالت

کو بھی دیکھتے ہیں۔ جب پانی برستا ہے۔ تو ایک درخت کڑواہٹ میں بڑھ جاتا ہے۔ دوسرا شیرینی میں تیز انکشاس میں۔ حالانکہ ایک ہی پانی ہوتا ہے۔ سیب کا درخت جو کم میٹھا ہے وہ کم ہی میٹھا ہے۔ جو زیادہ میٹھا ہے وہ اور زیادہ شیریں ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے کمال کے مطابق فائدہ اٹھایا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے اخلاص کے مطابق کیونکہ حضرت ابوبکرؓ والا اخلاص حضرت عمرؓ میں نہ تھا۔ اگرچہ ان کا اخلاص بھی نہایت اعلےٰ تھا۔ اس لئے مدارج میں تفاوت ہوا۔ پس یہ دعا اھدنا الصراط المستقیم جو خدا تعالےٰ نے سکھائی ہے مختلف لوگوں نے مختلف نتائج اس سے حاصل کئے ہیں۔ اور اپنے اپنے مدارج کے ماتحت ہر انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔
میں اب وہ اصل بتاتا ہوں کہ جس سے ہر شخص اس دعا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ جتنے

شریعت کے احکام

ہیں۔ ان کا بڑا یا چھوٹا ہونا انسان کی اپنی حیثیت پر ہوتا ہے۔ اصل بات اسلام کی یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کا فرمانبردار ہو۔ اسی لئے ہمارا نام مسلم رکھا گیا ہے۔ مصلی نہیں رکھا گیا نہ موحد۔ حالانکہ توحید سب سے بڑا عقیدہ اور صلوٰۃ سب سے بڑی عبادت ہے۔ ہمارا نام حاجی بھی نہیں رکھا۔ اور نہ ہی خیراتی یا صدقہ دینے والا رکھا ہے۔ ہدایت پر چلنے والے کا نام مسلم ہے۔ اس لئے اھدنا الصراط المستقیم کے معنی ہیں ہم کو اسلام دے۔ یعنی فرمانبرداری کا راستہ۔ مگر یہ ملتا درجہ کے مطابق ہی ہے۔ ایک اسلام حضرت ابراہیمؑ کا بھی تھا کہ جب انکو ان کے رب نے کہا اَسْلِمْ تو انہوں نے کہا اسلمت لرب العالمین۔ اس کا نتیجہ نبوت تھا۔ ایک اسلام وہ تھا جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خاتم الانبیاء بن گئے۔ اب آپ کی شریعت قیامت تک چلے گی۔ ایک شوشہ بھی اس کا کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور آپ کی اتباع کے بغیر اب کوئی کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ درجہ آپ کو بھی فرمانبرداری سے ملا۔ ایسی فرمانبرداری کہ کسی انسان نے ویسی نہ کی تھی۔ ویسا ہی فیض بھی پہنچا۔ پس سیدھے راستے کا نام اسلام ہے یعنی فرمانبرداری۔ اور جیسی جیسی فرمانبرداری،

ہوگی ویسے ویسے نتائج ہوں گے۔ جس اخلاص کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ نے فرمانبرداری کی اس کے مطابق آپ صدیق تھے۔ پھر جس اخلاص کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمانبرداری کی اس کے مطابق آپ کو اللہ تعالیٰ نے امتی نبی کا درجہ دیا۔ سو اپنے اپنے اخلاص کے مطابق درجے ملتے ہیں۔

اخلاص عقائد میں بھی ہوتا ہے اور اعمال میں بھی۔ جتنی ترقی کوئی اس میں کرتا ہے اتنی ہی ترقی مدارج میں ہوتی ہے۔ اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوہریرہ کا ایک ہی تھا۔ فرق صرف اعلیٰ اور ادنیٰ کا تھا۔ پس

ایک ہی گر ترقی کا ہے

اور وہ یہ کہ انسان پورا مسلم بنے۔ کوئی خاص حکم مان کر انسان کو نجات نہیں مل سکتی بلکہ سب حکموں کو ماننے کو ملتی ہے نہ صرف نماز پڑھ کر نہ صرف روزہ رکھ کر اور نہ صرف حج کر کے نجات حاصل ہو سکتی ہے اگر کوئی شریعت کے کسی حکم کو نہیں مانتا یا اس کو ترک کرتا ہے یا حقیر جانتا ہے تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ جب تک تمام احکام کا ادب نہ کرے اور کسی ایک حکم کی بھی حقارت نہ کرے اس وقت تک وہ مسلم نہیں ہے۔ حکم کوئی بھی چھوٹا بڑا نہیں ہے جس حکم کو وہ چھوٹا سمجھ کر اس کی حقارت کرتا وہی اس کے لئے بڑا ہے

بعض اوقات ایک رسم معمولی ہوتی ہے مگر ایک شخص اسے نہیں چھوڑتا حالانکہ وہ نماز بھی پڑھتا ہے اور سب نیکیاں کرتا ہے مگر جب اسنے کہا کہ میں باپ دادا کی یہ رسم نہیں چھوڑتا تب ہی وہ اسلام سے نکل گیا۔ خدا تعالےٰ نہیں چاہتا کہ باپ دادا اس کے شریک ہوں یا کوئی اور۔ یاد رہے کہ حقارت اور چیز ہے اور کمزوری اور چیز ہے۔ پس انسان اللہ تعالےٰ کے کسی حکم کو بھی حقیر نہ سمجھے ورنہ کامل نتائج نہیں پیدا ہو سکتے۔

لوگ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں

مگر بعض اوقات ایک چھوٹی سی بات ترک نہیں کر سکتے۔ جیسے طالوت کا واقعہ قرآن میں ہے لوگ جہاد کے لئے نکل۔ اپنے بال بچے اور وطن چھوڑ کر چلے اور جان دینے کو تیار تھے مگر نہر کا پانی نہ چھوڑ سکے۔ اس حکم کی حقارت کردی جس سے ساری قربانی برباد ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جوش کی وجہ سے نکلے تھے۔ خدا کی خاطر نہیں نکلے تھے ورنہ ایسی نافرمانی نہ کرتے پس اگر کامیابی یا ترقی کرنا چاہتے ہو تو جہاں خدا کا حکم آوے اسے کبھی حقیر نہ سمجھو۔ رسم و رواج کو جب تک خدا کے لئے چھوڑنے کو تیار نہ ہو گے تب تک نمازیں۔ روزے اور دوسرے اعمال آپکو مسلمان نہیں بنا سکتے جہاں نفس فرمانبرداری سے انکار کرتا ہے اسی موقعہ پر حقیقی فرمانبرداری کرنے کا نام اسلام ہے۔ اگر کوئی ایسا فرمانبردار نہیں ہے اور رسم و رواج کو مقدم کرتا ہے تو اس کا اسلام اسلام نہیں ہے +

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰٓؤا

تقریر ”حقیقت نبوت“ پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

(جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری)

قسط نمبر ۱۷

آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئك مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین میں اطاعت کرنے والوں کی معیت سے مراد نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں اور صلحاء کے ساتھ یہ ہے کہ وہ مرتبہ اور ثواب میں ان کے رفیق ہوں اور اسی دنیا میں رفیق ہوں۔ اپنی تقریر ”حقیقت نبوت“ میں آیت کا لفظی ترجمہ میں نے یوں کیا تھا۔

”اور یعنی جو شخص اطاعت کرے اللہ کی اور سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جو الرسول ہیں۔ یہ اطاعت کرنے والے انعام پانے ہیں ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر خدا تعالیٰ نے انعام کیا نبیوں میں سے صدیقوں میں سے شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے اور یہ ان کے اچھے رفیق ہیں۔“

اس پر جناب مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

”انعام پانے ہیں“ کے الفاظ لکھ کر قاضی صاحب نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے کہ معیت اور رفاقت انعام پانے کے لحاظ سے ہے اور بس اور یہ حقیقت ہے کہ یہ چاروں گروہ جن کا ذکر آیت میں کیا گیا ہے منعم علیہم ہونے میں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں ..... آگے صرف منعم علیہم کی تفصیل ہے کہ منعم علیہم کے کس گروہ میں جائیں گے۔“

مجھے جناب مصری صاحب کے اس مضمون سے جہاں تک الفاظ کا تعلق ہے اتفاق ہے کہ آیت ہذا میں اطاعت کرنے والوں کی رفاقت انعام پانے میں ہے اور آگے انعام پانے کی تفصیل ہے جو میرے نزدیک یہ ہے کہ وہ نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح ہوں گے۔ پس امتی کا انعام پانے میں ان چاروں گروہوں میں سے کسی نہ کسی گروہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اگر امتی صدیقین کے گروہ کا فرد ہو کر صدیقین کی معیت پائے گا یا شہداء کے گروہ کا فرد ہو کر شہداء کی معیت پائے گا یا صالحین کے گروہ کا فرد ہو کر صالحین کی معیت پائے گا تو نبیوں کے گروہ کا فرد ہو کر نبیوں کی معیت بھی پائے گا۔ چونکہ نبیوں کی ایسی معیت پانے کا مقام دوسرے مقامات سے بلند ترین تھا اس لئے ان کا ذکر آیت میں مقدم کیا گیا اور اس پر دوسروں کا عطف کیا گیا تا سمجھ میں آسکے کہ امتی کا جب صدیق۔ شہید۔ صالح بننا ممکن ہے تو نبیین جو مقدم الذکر ہیں ان کا فرد بننا بھی ممکن ہے۔ کیونکہ معطوف اور معطوف الیہ کا ایک حکم میں ہونا ضروری ہے۔

مصری صاحب کا سوال

اس موقعہ پر جناب مصری صاحب نے مجھ پر ایک سوال کیا ہے آپ لکھتے ہیں:۔

”میں جناب قاضی صاحب اور دیگر علماء ربوہ سے ایک سوال پوچھتا ہوں کیا خاتم النبیین بھی النبیین میں شامل ہیں یا نہیں۔ کیا آنحضور صلعم کو بھی آپ منعم علیہم کی جماعت میں شمار کرتے ہیں یا نہیں اگر آنحضور صلعم بھی داخل ہیں تو کیا محمد رسول اللہ صلعم کی اطاعت کرنیوالے خاتم النبیین بھی بن سکتے ہیں یا نہیں؟“

الجواب

اس کا جواب یہ ہے کہ خاتم النبیین نہیں بن سکتے کیونکہ خاتم النبیین کوئی گروہ نہیں۔ گروہ یا النبیین کا ہے جسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایک فرد ہیں اور بوجہ خاتم النبیین ہونے کے اس گروہ کے ممتاز ترین فرد ہیں اور یا صدیقوں۔ شہداء اور صالحین کے تین گروہ بیان ہوئے ہیں۔ البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ہی اس بات کا موجب ہے کہ خاتم النبیین کا کامل بروز ہو کر ہی کامل ظلی اور بروزی نبی بننا ممکن ہے جس سے آپکا امتی مرتبہ اور درجہ کے لحاظ سے یعنی نبوت مطلقہ کے لحاظ سے انبیاء کے گروہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ دوسرے تمام انبیاء کا کامل ظل صرف ولی ہی بن سکتا ہے۔ یعنی یا صدیق ہو سکتا ہے یا شہید یا صالح بن سکتا ہے کیونکہ کوئی پہلا نبی خاتم النبیین نہ تھا اور ظلی اور بروزی نبی چونکہ خاتم النبیین کے فیض سے مقام نبوت پائے گا اسلئے وہ حقیقی خاتم النبیین تو نہیں ہو سکتا البتہ خاتم النبیین کے فیض سے انبیاء کے گروہ کے کمالات کا جامع ضرور ہو سکتا ہے کیونکہ اس گروہ میں خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں اور آیت میں آپ کی فیض رسانی ہی بیان ہو رہی ہے چونکہ آنحضرت صلی اللہ حقیقی اور اصلی طور پر جامع جمیع کمالات انبیاء ہیں بلکہ کمالات نبوت میں انتہائی نقطہ تک پہنچے ہوئے ہیں اسلئے آپ کا کامل ظل جس میں تمام کمالات محمدیہ مع نبوت محمدیہ منعکس ہوں (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ) وہ بالضرور انبیاء کے گروہ کا فرد ہو گا اور ظلی طور پر جامع کمالات بھی ہو گا بلکہ کمالات میں بعض انبیاء سے اپنی تمام شان میں بڑھ بھی سکے گا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

”جس خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔“ (ریویو جلد ۱ صفحہ ۲۵۷)

اور حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتم نبوت کے فیض سے اپنا یہ مقام بیان فرمایا ہے کہ:۔

”ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اسکی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسےٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۴)

جناب مصری صاحب! یہ ہے وہ معیت کا مفہوم جو دراصل خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے النبیین کے زمرہ میں شامل ہونے کا ہی نتیجہ ہے۔ اس لئے اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے جو شخص مقام نبوت حاصل کرتا ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ نفس نبوت کے لحاظ سے انبیاء کے گروہ کا فرد ضرور ہو۔ کیونکہ وہ مجمع جمیع کمالات انبیاء حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل کامل ہو گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

”میں نبی اور رسول ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔“ (نزول المسیح صفحہ ۳)

واضح ہو کہ نبوت محمدیہ منبع جمیع کمالات انبیاء ہے جو ختم نبوت کا ہی ایک پہلو ہے بلکہ بنیادی پہلو ہے اور دوسرا پہلو اس کا ختم نبوت کے فیضان کا ہے جو امتی کو جامع کمالات انبیاء بنا سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جامع کمالات متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فبہدٰہم اقتدہ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں ان سب کی اقتداء کر پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہو گا پھر جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کرے گا ضرور ہے کہ وہ بھی جامع الکمالات ہو پس دعا کے سکھلانے میں جو سورہ فاتحہ میں ہے یہی راز ہے کہ تا کاملین امت جو نبی جامع الکمالات کے پیرو ہیں وہ بھی جامع الکمالات ہو جائیں۔“ (چشمہ مسیحی صفحہ ۲۶)

جناب مصری صاحب اس عبارت کو غور سے پڑھیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح موعود امت میں ظلی نبوت کا وصف پانے میں انتہائی کمال پر پہنچے ہوئے ہیں اسی لئے آپ کو ظلی نبی کا نام دیا گیا ہے اور دوسرے تمام اولیاء امت کو یہ نام نہ دیا گیا۔ پس خاتم النبیین کا کامل ظل حقیقی خاتم النبیین نہیں ہو گا مگر ظلی طور پر جامع الکمالات ضرور ہو گا۔ جو مقام نبوت پانے کو ضرور مستلزم ہے۔

انعام و نعمت

جناب مصری انعام اور نعمت میں فرق بتاتے ہیں

آپ لکھتے ہیں :-

"اس ضمن میں ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے وہ یہ کہ نعمت اور انعام میں فرق ہے۔ نعمت کا لفظ بالعموم ان نعماء پر بولا جاتا ہے جو خدا تعالےٰ کی صفت رحمانیت کے ماتحت بندوں کو ملتی ہیں جیسا کہ مادی عالم میں سورج چاند وغیرہ اور عالم روحانی میں انبیاء علیہم السلام کا وجود اور ان پر نازل شدہ ہدایتیں اور انعام بالعموم ان افضال پر بولا جاتا ہے جن میں عمل کا بھی دخل ہوتا ہے پیشگوئیاں اور دعاؤں کی قبولیت وغیرہ اسی میں داخل ہیں"۔

مصری صاحب موصوف آگے چل کر اس فرق کا یہ نتیجہ بیان کرتے ہیں کہ :-

"آنحضور صلعم کی اطاعت میں ترقی کرنے والے کاملین کا قرب الٰہی میں ترقی کرنے کی وجہ ان انعامات کا وارث ہونا لازمی امر ہے پس یہی وہ انعام ہے جو امتیوں کو ملنا مقدر ہے اور اسی انعام کو مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور اسی انعام کے پانے کی وجہ سے وہ منعم علیہم بندوں میں شمار کئے جاتے ہیں"۔

(پیغام صلح ۲۶ جنوری ۱۹۶۳ء صفحہ ۱)

جناب مصری صاحب! آپ اپنی اس عبارت کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی ذیل کی عبارت کو ملا کر پڑھیں تو جو کچھ آپ کہنا چاہتے ہیں اس کا جواب آپ کو مل جائیگا۔ بشرطیکہ آپ کا ضمیر بیدار ہو۔ اور حق قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

"نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اس کی پیروی سے خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ اس سے بڑھکر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا تھا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا"۔ (الوصیۃ)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ وہ فرد امت جو ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کی نعمت اس حد تک پاتا ہے کہ وہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ ایسی مکالمہ و مخاطبہ کو باتفاق انبیاء نبوت قرار دیا گیا ہے پس جو انعامات امتی کو ملتے ہیں ان میں سے کسی فرد امت کو مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اس حد تک بھی مل سکتا ہے کہ وہ مکالمہ نبوت کہلاتا اور اسی کی وجہ سے تمام انبیاء نبی کہلاتے رہے ہیں پس آنحضرت صلعم کی پیروی میں آیت من یطع اللہ والرسول کی رو سے کسی امتی کے لئے نجات کا پانا بھی ضروری ہوا۔ کیونکہ یہ آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی ہی تفسیر ہے۔ اور صراط الذین انعمت علیہم کی تفسیر میں اس جگہ حضرت مسیح موعودؑ نے ایسے مکالمہ و مخاطبہ کاملہ کا پانا ضروری قرار دیا ہے جو باتفاق انبیاء نبوت ہے۔ پھر آگے چل کر امت محمدیہ کے مسیح موعودؑ کے متعلق لکھا ہے :-

"اگر غور سے دیکھو تو وہ خود نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوتی۔ یہی معنی اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کے حق یوں فرمایا کہ نبی اللہ و امامکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔ (الوصیت)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ انعم اللہ علیہم من النبیین میں انعام پانے والوں کی معیت سے مراد خود نبوت کا پانا بھی ہے۔ جس کیلئے امتی ہونا ضروری ہے۔ اور یہ نبوت نبوت محمدیہ کی ہی ایک جدید پیرایہ میں جلوہ گری ہے اور یہ نبوت علی وجہ الاتم مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ پانے کے لحاظ سے تیرہ سو ۱۳ سال میں صرف اور صرف مسیح موعود علیہ السلام کو ملی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

نعمت و انعام کا تعلق

جناب مصری صاحب نے انعام اور نعمت میں فرق پیش کر کے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ نبوت نعمت ہے انعام نہیں۔ مگر عبارت یوں گول مول رکھی ہے۔ کہ انعام بالعموم ان افضال پر بولا جاتا ہے جن میں عمل کا بھی دخل ہوتا ہے۔

اچھا صاحب! انعام اگر بالعموم ایسے افضال پر بولا جاتا ہے۔ جن میں عمل کا بھی دخل ہے تو اس کے استعمال کا خصوصی محل کیا ہے؟ کیا ان خصوصی معنوں میں خدا تعالےٰ کی صفت رحمانیت کے ماتحت جو افضال ہوتے ہیں وہ انعام ہیں یا نہیں؟ اگر آپ انکار کریں تو یہ لغت عربی کے خلاف ہے اور اگر اقرار کریں تو آپ کا وہ استدلال باطل ہو جائیگا جو آپ انعام کے لفظ سے اس آیت کی تفسیر کرنا چاہتے ہیں۔

فاضل مصری صاحب! ہیرا پھیری کو چھوڑ کر سیدھی راہ پر آئیں۔ انعام اردو کے لغت نعمت دینے کو ہی کہتے ہیں۔ اور ان دونوں کا استعمال ان افضال پر ہوتا ہے۔ جو سراسر احسان ہوتے ہیں۔ یہی ان کے بنیادی معنی ہیں۔ عمل کے بعد جو نعمت بطور انعام ملے۔ وہ اس وقت تک انعام نہیں کہلا سکتی۔ جب تک کہ وہ عمل کے مقابلہ میں بہت بڑھ کر نہ ہو۔ یعنی اس میں فضل پایا جائے۔ پس انعام کے بنیادی معنی نعمت دینا ہیں اور نعمت کے معنی وہ احسان ہے جو انعام دینے سے ملتا ہے۔ قرآن شریف کے دوسرے کئی مقامات میں یہ دونوں لفظ احسان کے معنوں میں ہی استعمال ہوئے ہیں۔ نعمت حاصل مصدر ہے اور انعام باب افعال میں سے ہے۔ جس کے معنی نعمت دینا ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں ایک دعا کا ذکر یوں فرماتا ہے :-

رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علیّ (نمل ۲/۲۰)

"اے خدا مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہے۔

اس آیت میں نعمت کے معنی احسان کے ہیں اور انعمت علیّ کے معنی ہیں تو نے مجھ پر انعام کیا یعنی احسان کیا"

اور دوسری آیت میں ہے

ذالک ان اللہ لم یک مغیراً نعمۃً انعمہا علیٰ قوم (انفال ۷/۵)

یہ اس طرح ہے کہ یقیناً اللہ تعالےٰ نعمت کو بدلنے والا نہیں جو اس نے کسی قوم پر انعام کے طور پر دی ہو۔

ان آیات میں انعام کا لفظ نعمت دینے کے معنوں میں ہی استعمال ہوا ہے۔ اور نعمت کے معنی احسان کے ہیں۔

اور نبوت کو بھی خدا تعالےٰ نے نعمت ہی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی زبان سے فرمایا :-

یاقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً (بقرہ ۲۹)

اے قوم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو جو اس نے تمہیں دی جبکہ تم میں نبی بنائے اور تمہیں بادشاہ بنایا

اس آیت میں نبوت کو نعمت قرار دیا گیا ہے اور نعمت کا دینا انعام کہلاتا ہے۔ پس نبوت کا دینا انعام کہلائیگا۔ امام راغب علیہ الرحمۃ نے "مفردات" میں انعام کے معنی یہ لکھے ہیں:۔ والانعام ایصال الاحسان الی الغیر ولا یقال الا اذا کان الموصل الیہ من جنس الناطقین۔ یعنی انعام غیر کو احسان پہنچانا ہے اور یہ لفظ صرف ناطقین (انسانوں) کے لئے استعمال ہوتا ہے اور تاج العروس میں نعمت کے معنی لکھے ہیں۔

النعمۃ المنفعۃ المفعولۃ علی جھۃ الاحسان علی الغیر جلد ۲ صـ۶۲

یعنی نعمت کا لفظ غیر کو احسان کے طور پر نفع پہنچانے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پس نعمت کے معنی احسان ہوئے اور انعام کے معنی احسان کرنا اس سے ظاہر ہے کہ انعام اور نعمت دونو احسان کے مفہوم پر مشتمل ہوتے ہیں۔

جناب مصری صاحب آیت زیر بحث کی تفسیر میں مع النبیین کا مفہوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول مندرجہ تریاق القلوب صـ۱۲۳ کے مطابق کمال نبوت پانا لیتے ہیں۔ اور کمال نبوت سے مراد محدثیت لیتے ہیں مگر محدثیت کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ التحدیث موھبۃ لا تحصل بالکسب البتۃ کہ ایک موہبت ہے وہ یقیناً کسب سے حاصل نہیں ہوتی اس سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک جس کمال نبوت کے پانے کا ذکر ہے خواہ وہ محدثیت تک محدود ہو یا اس سے بالا ہو وہ بہر حال موہبت یعنی نعمت ہے

پس اس آیت میں منعم علیہم کے گروہ "النبیین" کے ساتھ ہونے سے مراد اس نعمت کا پانا ہوگا۔ جو بطور نبوت تمام انبیاء کو ملی اس سے ظاہر ہے کہ ومن یطع اللّٰہ الآیۃ کے الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت صرف شرط ہے اور منعم علیہم کے ساتھ ہونا یا بالخصوص انبیاء کے گروہ میں شامل ہونا محض موہبت اور فضل الٰہی ہے۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ صدیقیت شہادت اور صالحیت بھی سراسر موہبت الٰہیہ ہے اور اطاعت نبوی ان درجات کیلئے صرف شرط ہے یہ مراتب اطاعت کی پوری جزاء نہیں بلکہ جزاء سے بڑھ کر فضل قرار دیئے گئے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آیت زیر بحث کے آخر میں فرمایا ہے:۔ ذالک الفضل من اللّٰہ وکفی باللّٰہ علیما۔ کہ انبیاء اور باقی تینوں گروہوں کی معیت یعنی ان کے مراتب کا پانا سراسر خدا کا فضل ہے اور خدا تعالیٰ خوب جاننے والا ہے کہ کس پر یہ فضل ہونا چاہیئے۔ پس جناب مصری صاحب انعام و نعمت میں فرق کر کے خدا کے فضل کو جماعت پر نبوت کی صورت میں ہوا رد نہ کریں۔ (باقی)

اعلان

جھنگ کے زرعی دیہاتی یونٹ احمدی پارٹی کے یونٹ قابل فروخت ہیں۔ فوراً رجوع کریں

مبشر پراپرٹی ڈیلرز

فون نمبر ۲۲۵ سیالکوٹ شہر

گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان
ریلوے بورڈ
ٹنڈر نوٹس برائے شپمنٹ

ٹنڈر نمبر PD-63/LOCO/SHPT DATED-19-3-63

۸۲ (۴۰ بڑے اور ۴۲ چھوٹے) بی جی ڈیزل برقی انجن نیویارک کی بندرگاہ سے کراچی کی بندرگاہ کو لانے کے لئے صرف امریکی علمبردار جہاز رکھنے والی جہاز ران کمپنیوں سے ٹنڈر مطلوب ہیں ہر ایک بڑا انجن اندازاً ۹۰ ٹن کا اور چھوٹا اندازاً ۷۵ ٹن کا ہے۔

(۲) ٹنڈر کی دستاویزات بشمول ٹنڈر دہندگان کو ہدایات ٹنڈر فارم اور شیڈول آف ریکوائرمنٹس دفتر سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز ایمپرس روڈ لاہور سے ۲۵ مارچ ۱۹۶۳ء تا ۲۰ اپریل ۱۹۶۳ء سوائے جمعہ کے کام کے باقی تمام دنوں میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دن تک ٹنڈر دینے والے براہ راست یا اپنے تصدیق کردہ نمائندوں کے ذریعہ مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

(۳) ٹنڈر صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پر جو دستاویزات میں شامل ہوں قبول کئے جائیں گے۔

(۴) کامیاب ٹنڈر دہندگان کو انجن لانے سے پہلے حکومت مغربی پاکستان کے ساتھ ایک سمجھوتہ کرنا ہوگا۔

(۵) ٹنڈر سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز ایمپرس روڈ لاہور کے نام سر بمہر لفافوں میں آنے لازمی ہیں جن کے اوپر یہ الفاظ درج ہوں۔

"ٹنڈر برائے شپمنٹ ۸۲ انجن"۔ اور ٹنڈر ڈپٹی چیف پر ڈیوپمنٹ اینڈ ڈیولپمنٹ ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز گراؤنڈ فلور کمرہ نمبر ۱۹ ایمپرس روڈ لاہور کے دفتر میں پہنچنے چاہئیں یا دفتر میں رکھے گئے ٹنڈر بکس میں ڈالنے لازمی ہیں۔ ٹنڈر وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۶۳ء ۱۲ بجے دن تک ہے اور ٹنڈر ۲۳ اپریل ۱۹۶۳ء ۱۱ بجے دن اس موقعہ پر موجود رہنے کے خواہشمند ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(۶) حکومت مغربی پاکستان سب سے کم قیمت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابندی نہیں ہے۔ اور کوئی وجہ بتائے بغیر کوئی یا تمام ٹنڈر منسوخ کرنے یا شیڈول آف ڈیلوری میں ترمیم کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

ایس ایس علی
برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ (۶۳۹۱)

مراسلہ

ربوہ میں بجلی کے بلوں کی ادائیگی کا غیر تسلی بخش انتظام

ربوہ کی پبلک کی طرف سے ایک دیرینہ جائز مطالبہ کی بناء گزشتہ سال محکمہ برقیات (واپڈا) کی طرف سے انتظام کیا گیا تھا کہ صارفین بجلی کے بل بجائے صرف ایک یا دو دنوں کے ہفتہ عشرہ تک ادا ہوتے رہیں اور اس غرض کے لئے مقامی دفتر برقیات میں ایک کلرک اسی غرض کے لئے مقرر کیا گیا تھا جس سے پبلک کو بہت سہولت رہی۔ لیکن اب گذشتہ قریباً تین ماہ سے پھر وہی مشکل اور تکلیف دہ طریق معلوم نہیں کس بناء پر درائج کر دیا گیا ہے اور متعلقہ کلرک وصولی کو کسی اور جگہ تبدیل کیا گیا ہے۔ بلوں کی ادائیگی کے لئے صرف ایک دن (بذریعہ نقدی) اور ایک دن (بذریعہ چیک) مقرر کیا گیا ہے۔ حالانکہ صارفین سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ اور ہزار ہا روپیہ کے بل قابل ادا ہوتے ہیں۔ اس میں بچے اور عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ جنہیں بسا اوقات گھنٹوں کھڑکی کے سامنے کھڑے رہنا پڑتا ہے اس لئے ذمہ دار افسران محکمہ بجلی سے پرزور مطالبہ کیا جاتا ہے کہ بلوں کی تقسیم کے کم از کم دو ہفتہ بعد تک کا عرصہ وصولی مقرر کیا جانا چاہیئے۔ اور کوئی اچھا ہوشیار دستعد کارکن وصولی کے کام پر مقرر کیا جائے۔ امید ہے کہ محکمہ جلد توجہ فرما کر شکریہ کا موقع دے گا۔ (رشید احمد ارشد)

قائدین کی توجہ کیلئے

ہمیں خوشی ہے۔ کہ قائدین خدام الاحمدیہ کے تعاون کی وجہ سے ماہانہ رپورٹ کی رسیدگی کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور مجالس رپورٹ ارسال کرنے کی طرف ممکن توجہ دے رہی ہے۔ جزاکم اللہ تعالےٰ تاہم ابھی بعض مجالس پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تا رپورٹ ہر ماہ پندرہ تاریخ سے قبل دفتر مرکزیہ میں پہنچ جائے۔ امید ہے قائدین علاقہ اضلاع و مجالس اس طرف خاص توجہ مرکوز فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقار عمل کی روح

تمام مجالس خدام الاحمدیہ اپریل ۱۹۶۳ء کے پہلے ہفتہ میں تلقین عمل کا اجلاس بلوائیں جس میں تمام خدام کو خصوصیت سے وقار عمل میں سست خدام کو حاضر کرنے کی کوشش کریں اور اس میں وقار عمل کی روح پیدا کرنیکی تلقین کریں۔ سیکرٹریان وقار عمل انفرادی اور اجتماعی وقار عمل کے پروگرام کا اعلان کریں۔ اور سارا سال اس پروگرام کے مطابق عمل کرنے کا عہد کریں۔

(مہتمم وقار عمل)

وفات

میرا چھوٹا بھائی عزیزم صادق علی خان بعمر اکیس سال عین عالم شباب میں ایک طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گیا۔ ہمیں ایک سال میں یہ دوسرا حادثہ جانکاہ سے دوچار ہونا پڑا ہے گیارہ ماہ قبل میرے شفیق والد صاحب فوت ہو گئے تھے۔ اور اب ایک جوان بھائی جدا ہو گیا۔ میری والدہ اس صدمہ سے سخت نڈھال ہیں۔ احباب جماعت ہم سب افراد خانہ کے لئے دعا فرمادیں کہ خدا تعالےٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمادے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(غمزدہ حکیم نور علی خان محصل حلقہ سول لائن لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ سرور بیگم صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعائے صحت فرمادیں (خاکسار:۔ فضل دین احمدی از ملیانوالہ)

۲۔ میری طبیعت کافی دنوں سے ناساز ہے۔ تمام احمدی بھائی بہنیں میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسارہ اہلیہ محمد شریف)

۳۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب نمبردار، محلہ ارضی یعقوب ضلع سیالکوٹ ایک لمبا عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (ماسٹر لئیق احمد سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

حکومت پاکستان کے طبی بورڈ کے صدر محترم

حضرت شفاءالملک حکیم محمد حسن قریشی نے تحریر فرمایا۔

آجکل مصنوعی اور ادنیٰ درجہ کی دواؤں کی گرم بازاری ہے اس لئے جو دواخانے عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی دواؤں کی بہم رسانی کی سعی کرتے ہیں جمہور کو ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے مجھے امید ہے کہ عوام کے علاوہ اطباء کرام بھی ہمیشہ طبیہ عجائب گھر سے فائدہ اٹھائیں گے۔

زدجام عشق بہ نسخہ کلاں خاص ممامہ بے نظیر مرکب مردانہ قوت اور پٹھوں کو طاقت دینے کے لئے شہرۂ آفاق ہے قیمت ایک ماہ کورس چودہ روپے بواسیر کا اکسیرالاثر دوا قیمت آٹھ روپے فہرست ادویہ کارڈ ملنے پر مفت ارسال ہوگی۔ ربوہ کے احباب میرزا افضل برادرز گول بازار سے فرمائش کریں۔

بذریعہ ڈاک منگوانیکا پتہ:۔

ناظم طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

دمہ

دم کے ساتھ نہیں دس یوم میں ختم ہو جاتا ہے۔ پوری کیفیت پہلے خط میں لکھیں۔ قیمت پورا کورس دس یوم صرف بیس روپیہ علاوہ محصولڈاک

اعظم انڈسٹریز چیچہ وطنی

حکومت مغربی پاکستان

ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس برائے شپمنٹ

ٹنڈر نمبر پی ڈی۔۶۳/آئی۔ٹی/ڈبلیو ایس لاہور۔ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۳ء

حسب ذیل کی شپمنٹ کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں

(۱)۔ ۲۰ بی جی "بی سی آر" ٹائپ کورڈ ویگنز۔

(۲)۔ ۲۰ بی جی "بی سی ایم آر" ٹائپ کورڈ کیٹل ویگنز

(۳)۔ ۱۵۰ بی جی ہوپر بیلاسٹ ویگنز

(۴)۔ ۲۰ بی جی "بی ٹی پی" ٹائپ پٹرول ٹینک ویگنز

(۵) ۲۰ بی جی بوگی "بی آر" ٹائپ ہائی سائڈڈ ویگنز

(۲) آئٹم نمبر ۱ سے آئٹم نمبر ۵ تک کی مذکورہ ویگنز ایڈ نبرا (سکاٹ لینڈ) یوکے پورٹ سے جہاز میں لادی جائیں گی۔

(۳) ٹنڈر دہندگان کیلئے ہدایات ٹنڈر فارم شپمنٹ کیلئے شیڈول اور ڈیلیوری پروگرام پر مشتمل دستاویزات ٹنڈر تمام ایام کار میں دفتر سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز (پہلی منزل کمرہ نمبر ۷) ایمپرس روڈ لاہور سے ۲۸ مارچ سے ۲۳ اپریل تک صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان ۲۵ روپے فی سیٹ کی ادائیگی پر حاصل کی جا سکتی ہے۔ تم کسی صورت میں بھی قابل واپسی نہیں۔

(۴) ٹنڈر محض دستاویزات ٹنڈر میں شامل ٹنڈر فارموں پر ہی قابل قبول ہوں گے۔

(۵) کامیاب ٹنڈر دہندہ کو ویگنوں کی شپمنٹ سے قبل ایک معاہدہ کرنا ہوگا اور ۲۰۰۰۰/- روپے تک کے ٹھیکہ کے لئے کل رقم کا زیادہ سے زیادہ ۵ فیصد بطور پرفارمینس بانڈ نقد یا بنک گارنٹی زرضمانت کے طور پر داخل کرانا ہوگا۔

(۶) ٹنڈر بنام سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز ایمپرس روڈ لاہور سربمہر لفافوں میں جن پر "ویگنوں کی شپمنٹ کے لئے ٹنڈر" کے الفاظ تحریر ہوں دفتر چیف پروکیورمنٹ اینڈ ڈیولپمنٹ ریلوے روڈ کمرہ ۱۹ (پہلی منزل) پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز ایمپرس روڈ لاہور ۲۵ اپریل ۱۹۶۳ء ۱۰ بجے صبح تک پہنچ جائیں یا وہاں پڑے ہوئے ٹنڈر بکس میں ڈال جائیں۔ یہ ٹنڈر حاضری کے خواہاں ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں ۲۷ اپریل ۱۹۶۳ء ۱۱ بجے صبح بمقام کمیٹی روم پی ڈبلیو آر لاہور میں کھولے جائیں گے۔

(۷) حکومت مغربی پاکستان سب سے کم یا کسی ایک ٹنڈر کو لازماً منظور کرنے کی پابند نہیں اور کسی یا تمام ٹنڈروں کو وجہ بتائے بغیر رد کرنے اور/یا شیڈول آف ڈیلیوری میں ترمیم کرنے کے اختیارات اپنے لئے محفوظ رکھتی ہے۔

ایس ایس علی

برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ

گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس

ٹنڈر پی ڈی۔۶۳/پی ایم پی/۵/ٹی ڈے اے لاہور مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۳ء

پاکستان ویسٹرن ریلوے کی لوکو، کیریج اور الیکٹرک شاپس لاہور کے لئے شیڈول I اور II کی ایکوپمنٹ کی سپلائی کے لئے شیڈول میں مقررہ ڈیٹ اور ٹھیکہ نمبر ۳-۵ کی پی آر ایس شرائط کے تحت سپلائی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۲۔ ٹنڈر کی دستاویزات شمول ٹنڈر دہندگان کے لئے ہدایات، ٹنڈر فارم ضروریات کا شیڈول، اور ٹھیکہ کی شرائط دفتر سیکرٹری ریلوے بورڈ گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور سے ۲۸ مارچ ۶۳ سے ۴ مئی ۱۹۶۳ء تک ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک تمام ایام کار میں ماسوائے جمعۃ المبارک مبلغ ۲۵/- روپے جو کسی بھی حالت میں واپس نہیں کئے جائیں گے کی ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۳۔ ایکوپمنٹ تیار کنندہ ملک میں ایف او بی پورٹ یا سی اینڈ ایف پورٹ کراچی میں ڈیلیور کرنا ہوگا۔ ٹنڈر دہندگان جو قیمت تحریر کریں وہ ایف او بی/سی اینڈ ایف کی اساس پر ہونی چاہیئے۔ حکومت پاکستان کسی بھی بندرگاہ سے شپمنٹ کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ جس سے پاکستان شپنگ لائنز کی کشتیوں سے رابطہ پیدا کیا جا سکے۔ ان کا انتظام سپلائرز حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے کریں گے اور ان کے نرخ ۱۰۰ فیصد کمی کی اساس پر ہوں گے جو پاکستانی کرنسی (ناقابل منتقلی) کی صورت میں قابل ادائیگی ہوں گے۔

۴۔ مجوزہ ٹنڈر فارموں پر موصولہ ٹنڈر ہی پر غور کیا جائے گا۔ یہ ٹنڈر کی دستاویزات کے ساتھ منسلک ہوں گے۔

۵۔ کامیاب ٹنڈر دہندگان کو سپلائی کرنے سے قبل ایک معاہدہ کرنا ہوگا اور انہیں ٹھیکہ کی لاگت کے ۵ فیصد کے برابر جو زیادہ سے زیادہ ۲۰۰۰۰/- روپے ہوگی سیکورٹی بصورت نقد جمع کرا کر یا بنک گارنٹی بطور پرفارمنس بونڈ جمع کرانی ہوگی۔

۶۔ ٹنڈر ہر شیڈول کے لئے علیحدہ وصول کئے جائیں گے۔ ہر علیحدہ شیڈول کے لئے ٹنڈر سیکرٹری ریلوے بورڈ گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس۔ ایمپرس روڈ لاہور۔ کے نام ایڈریس ہوں اور سربمہر لفافوں میں جن پر "ایکوپمنٹ برائے لوکو کیریج اینڈ الیکٹرک شاپس۔ لاہور۔ ٹنڈر برائے شیڈول نمبر ......" کے الفاظ تحریر ہوں۔ اور ڈپٹی چیف پروکیورمنٹ اینڈ ڈیولپمنٹ ریلوے بورڈ لاہور کے دفتر میں پڑے ہوئے ٹنڈر بکس میں ڈالے جائیں۔ ٹنڈر حاضری کے خواہشمند ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ان شیڈولز کے لئے ٹنڈروں کی وصولی اور کھولنے کی تاریخیں حسب ذیل ہیں۔

شیڈول نمبر	ٹنڈر وصول کرنے کی آخری تاریخ اور وقت	ٹنڈر کھولنے کی تاریخ اور وقت
I اور II	۷-۵-۱۹۶۳	۸-۵-۶۳

۷۔ گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان سب سے کم یا کسی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں اور وجہ بتائے بغیر کسی یا تمام ٹنڈروں کو منظور یا مسترد کرنے کے حقوق محفوظ رکھتی

ایس ایس علی

سیکرٹری ریلوے بورڈ

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گجرانوالہ	گجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵—۰۰	۷—۴۵	۶—۱۵	۹-۰۰ بھیرہ کیلئے
۲	۷—۳۰	۱۱—۳۰ دریاخاں	۱۱—۰۰	۷-۰۰ جوہرآباد کیلئے
۳	۱۰—۳۰	۲—۴۵	۴—۰۰	۴-۰۰ بھیرہ کیلئے
۴	۱۲—۱۵	۵—۴۵		
۵	۳—۱۵	۷—۴۵		
۶	۶—۱۵	۱۰—۳۰		

بکنگ کیلئے پندرہ (۱۵) منٹ پہلے تشریف لادیں۔

(اڈہ انچارج)

اڈہ انچارج ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

ہمدرد نسواں۔ مرض اٹھرا کی بے نظیر دواء مکمل کورس انیس ۱۹/- روپے۔ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ ایک اور بھارتی وفد امریکہ اور برطانیہ کے دورہ پر روانہ ہو گیا ہے یہ وفد بھارتی فوج کے لئے ان ملکوں سے مزید اسلحہ حاصل کرے گا۔ دریں اثنا کینیڈا نے بھارت سے کہا ہے کہ وہ اپنا تمام فاضل اسلحہ اور دیگر جنگی سامان اسے دینے کو تیار ہے۔ کینیڈا بھارت کو مزید بمبار طیارے دینے پر بھی آمادہ ہو گیا ہے ادھر پنڈت نہرو نے دعوے کیا ہے کہ بھارت ایٹمی قوت کے میدان میں چین سے کہیں آگے ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ ایٹم بم تیار نہیں کرے گا۔

● بوگرہ ۲۸ مارچ۔ سابق وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ مرحوم کی پہلی اہلیہ بیگم حمیدہ محمد علی بلا مقابلہ قومی اسمبلی کی رکن منتخب ہو گئی ہیں۔ قبل ازیں ان کے شوہر قومی اسمبلی میں اس حلقہ کے ممبر تھے۔ مسٹر محمد علی کی وفات سے خالی ہونے والی اس نشست کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی کل آخری تاریخ تھی بیگم حمیدہ محمد علی کے سوا کسی اور فرد نے کاغذات نامزدگی داخل نہیں کئے تھے چنانچہ وہ بلا مقابلہ منتخب ہو گئی ہیں۔ تاہم نتیجہ کا سرکاری اعلان کل ان کے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے بعد کیا جائے گا۔

● راولپنڈی ۲۷ فروری۔ کیبنٹ سیکرٹری مسٹر این اے فاروقی کو صدر کا پرسنل سیکرٹری مقرر کیا جا رہا ہے۔ ان کی حیثیت حکومت پاکستان کے سیکرٹری کے برابر ہو گی امید ہے کہ مسٹر این اے فاروقی کی جگہ حکومت مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری سید فدا حسن کو کیبنٹ سیکرٹری مقرر کیا جائے گا اس کے علاوہ اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری مسٹر جی معین الدین چار ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں چنانچہ ان کی جگہ ڈائریکٹر سول سروس اکیڈمی مسٹر اے حمید قائم مقام اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری کے فرائض انجام دیں گے مسٹر جی معین الدین رخصت سے واپس آکر اپنے فرائض دوبارہ سنبھال لیں گے علاوہ ازیں مسٹر ای اے نیک کو جو اس وقت صدر کے سیکرٹری ہیں وزارت تجارت کا جائنٹ سیکرٹری مقرر کیا جا رہا ہے۔

● تہران (ایران) ۲۶ مارچ۔ خبر ملی ہے کہ کل رات ایران کے علاقہ کرمان شاہ میں درمیانی شدت کا زلزلہ آیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق کرمان شاہ کے نواح میں واقع دیہات کے بیس افراد زخمی ہوئے اور متعدد مکانوں کو نقصان پہنچا۔ متاثرہ علاقوں کو ضروری اشیاء اور خیمے بھیج دئے گئے ہیں۔

● انقرہ ۲۵ مارچ۔ ترکیہ کے سابق صدر جلال بایار کا انقرہ پہنچنے پر جو پر جوش خیر مقدم ہوا ہے، وزارت داخلہ نے اس کی نوعیت کے بارے میں تحقیقات شروع کر دی ہے سابق صدر کو خرابی صحت کی بنا پر چند روز قبل چھ ماہ کے لئے رہا کیا گیا تھا۔ فوجی انقلاب کے بعد صدر بایار پر آئین سے غداری کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔

وزارت داخلہ نے کہا کہ جلال بایار کی حمایت میں جو مظاہرے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے ان سے نقصان پہنچے اور انتشار پھیلے وزارت داخلہ خاص طور پر ان پوسٹروں کے باعث بہت برافروختہ ہے جو مظاہرین اٹھائے ہوئے تھے۔ ان پوسٹروں پر لکھا تھا "خوش آمدید اے عظیم انسان"۔

● قاہرہ ۲۸ مارچ۔ قاہرہ کے سیاسی حلقوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ شام اور عراق کے وفود کے کل یہاں پہنچنے کے بعد شام، عراق اور مصر کا وفاق قائم کرنے کے بارے میں مذاکرات آخری مرحلہ میں داخل ہو جائیں گے۔ ان حلقوں نے کہا ہے کہ چھ رکن پر مشتمل ایک الجزائری وفد کے کل رات قاہرہ پہنچنے سے اس توقع کو اور تقویت ملتی ہے الجزائری وفد کی قیادت الجزائر کے وزیر خارجہ کر رہے ہیں

● دمشق ۲۸ مارچ۔ شام کی حکومت نے شام عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ کے وفاق کے قیام کے بارے میں کابینہ کمیٹی کی تیار کردہ ایک تجویز منظور کر لی ہے قومی کونسل کے صدر ڈاکٹر اتاسی نے کل اخبار نویسوں کو بتایا کہ تینوں ملکوں کا وفاق ایک مملکت کی شکل اختیار کرے گا۔ لیکن اس کے بعد بھی ان ممالک کی علاقائی حیثیت اور قومی خود مختاری باقی رہے گی۔

● لاہور ۲۶ مارچ۔ مسٹر این ایم خاں یہاں پی ڈبلیو آر سٹیڈیم میں پہلے نیشنل اتھلیٹک چیمپئن کے مقابلوں کا افتتاح کریں گے جو ۲۹۔ ۳۰ اور ۳۱ مارچ کو ہو رہے ہیں۔ خیال ہے کہ ان مقابلوں میں ملک کے دونوں حصوں سے تقریباً ایک ہزار اتھلیٹ حصہ لیں گے۔

● لاہور ۲۸ مارچ۔ حکومت مغربی پاکستان نے سیم و تھور کے انسداد کے لئے اعلیٰ اختیارات کا ایک ادارہ قائم کیا ہے جو تمام متعلقہ کاموں میں ہم آہنگی پیدا کرے گا اور رچنا دوآب میں ٹیوب ویلوں کے انتظامات کی نگرانی کرے گا۔ صوبائی حکومت نے ٹیوب ویلوں کا نظم و انتظام ۱۵ مارچ کو واپڈا سے لے کر محکمہ آبپاشی کے سپرد کیا تھا۔ نئے انتظامات کے تحت رچنا دوآب میں تھور کے انسداد کا پراجیکٹ اب نو تشکیل شدہ ادارہ کی زیر نگرانی کام کریگا

● لاڑکانہ ۲۶ مارچ۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستانی عوام پر زور دیا ہے کہ اپنی تمام توانائی ملک کو خوشحال و مسرور بنانے پر صرف کر دیں تاکہ پاکستان اقوام عالم کی برادری میں سر اونچا کر کے چل سکے۔ آپ نے کہا ہم نے زبردست قربانیوں کے بعد آزادی حاصل کی ہے اور اس کا پھل کھانے کے لئے اس کا تحفظ ضروری ہے مسٹر بھٹو بنیادی جمہوریت کے ارکان کی طرف سے دی گئی۔ ایک استقبالیہ دعوت میں سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے آپ نے چین کے ساتھ سرحدی معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے بین الاقوامی معاہدے کے اثرات بہت دور رس ہوتے ہیں ہمارے اس اقدام کو تاریخ میں درست اقدام قرار دیا جائے گا اور اس سے ہمارے دونوں ملکوں کے عوام کو فائدہ پہنچے گا۔

● لاہور ۲۶ مارچ۔ بجلی اور پانی کے ترقیاتی ادارے واپڈا کے چیئرمین جناب غلام اسحٰق نے کل یہاں انکشاف کیا ہے رچنا دوآب میں ۱۸۰۰ ٹیوب ویلوں کی تنصیب سے زیر زمین پانی کی سطح ۴ سے ۵ فٹ تک کم ہو گئی ہے۔

● یونی (امریکہ) ۲۶ مارچ مشہور امریکی ماہر فلکیات ڈاکٹر روتی نے کہا ہے کہ امریکہ اپنے پہلے خلا نورد کو ۱۹۶۷ء میں چاند میں اتار دے گا۔

● لندن ۲۷ مارچ بھارت نے امریکہ اور برطانیہ سے درخواست کی ہے کہ وہ بھارتی فوج کو پہاڑی اور گوریلا جنگ کی تربیت دینے کے لئے ماہرین فراہم کریں۔ اوڑیسہ کے وزیر اعلیٰ نے اپنے دورہ امریکہ کے دوران امریکی حکام سے اس سلسلے میں بات چیت کی تھی اور اب بھارت نے دونوں ملکوں سے ماہرین بھیجنے کی درخواست کر دی ہے۔ بھارت نے امریکہ کو بتایا ہے کہ اسے امریکہ کی طرف سے فراہم کردہ اسلحہ کے استعمال کے طریقے بتانے کے لئے امریکہ کے فوجی مشاورتی گروپ کی ضرورت ہے۔

● روم ۲۶ مارچ۔ فرانس اور اٹلی کے دو ہیلی کاپٹروں نے شاہ سعود کے نجی جیٹ طیارہ کا ڈھانچہ دریافت کر لیا ہے۔ یہ طیارہ بدھ کے دن حادثہ کا شکار ہو گیا تھا۔ اور اس کے ڈھانچہ کی تلاش جاری تھی۔

● لاہور ۲۶ مارچ۔ ڈائریکٹر زراعت لاہور ڈویژن کے ایک پریس نوٹ کے مطابق علاقہ میں فصلوں کی حالت اطمینان بخش ہے اور پچھلے ماہ کوئی کیڑا یا کسی اور قسم کی بیماری نہیں لگی۔ پریس نوٹ کے مطابق پچھلے دو ہفتوں کے دوران ۷۴ء۱۰ ایکڑ رقبہ پر فصلوں کی بیماریوں کے خلاف احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔

● کراچی ۲۷ مارچ۔ ہفتہ کی شام کو کراچی بندرگاہ میں دو لانچوں کی ٹکر سے بحریہ کے دو ملازم ہلاک اور چار شدید زخمی ہوئے ہیں۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ اتھارٹی کے مطابق حادثہ شام کے تقریباً ساڑھے سات بجے پیش آیا۔

● دہلی ۲۷ مارچ۔ راجستھان کی حکومت پاک بھارت سرحد پر ڈاکوؤں کی سرگرمیاں ختم کرنے کے لئے سرحدی پولیس میں اضافہ کرے گی۔ جس پر ایک کروڑ ۷ لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ اس کا انکشاف راجستھان کے وزیر داخلہ نے صوبائی اسمبلی میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ سرحدی پولیس میں اضافہ کا فیصلہ ان ڈاکوؤں کی سرگرمیوں کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ جو پاک بھارت سرحد پر سرگرم عمل ہیں۔

● پہاڑتلی (چاٹگام) ۲۶ مارچ۔ مرکزی وزیر اطلاعات و تعلیم جناب فضل قادر چوہدری نے کل یہاں انکشاف کیا کہ حکومت مالیہ کی تمام رقم بنیادی جمہوری اداروں کے حوالے کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے تاکہ اس کو اسکولوں، شفاخانوں، سڑکوں کی تعمیر پر اور اسی قسم کے دوسرے کاموں پر صرف کیا جا سکے۔ انہوں نے ایک مقامی درسگاہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ بنیادی جمہوری اداروں کا انتظام حسن و خوبی سے چل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وزارت اطلاعات جس کا ایک حصہ بنیادی جمہوریتیں بھی ہیں ان اداروں کو مزید اختیارات دینے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

● برمنگھم (انگلینڈ) اتوار کو یہاں ایک حبشی خاندان کے گھر کے سامنے ڈائنامیٹ پھٹنے سے دو افراد زخمی ہو گئے یہ حبشی خاندان کے فرد تھے۔

● لائلپور ۲۶ مارچ۔ لائلپور میں صدر ایوب ۲۹ مارچ کو ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ یہ جلسہ دھوبی گھاٹ عیدگاہ میں ساڑھے تین بجے بعد دوپہر ہو گا۔ صدر ایوب ستمبر ۱۹۶۲ء میں لائلپور آئے تھے۔ اب یہ ان کا دوسرا دورہ ہو گا۔ آپ ایک بجے دوپہر سرکٹ ہاؤس پہنچیں گے۔ رات ۱۰ بجے آپ لائلپور سے راولپنڈی واپس بذریعہ طیارہ جائیں گے

● راولپنڈی ۲۷ مارچ۔ راولپنڈی میں کل سے ایک انچ بارش ہو چکی ہے۔ اور مطلع ابھی ابر آلود ہے۔ بارش کے ساتھ ساتھ طوفانی ہوائیں بھی چل رہی ہیں جس سے بازار سنسان نظر آ رہے ہیں راولپنڈی کا درجہ حرارت ۵۰ پر پہنچ گیا ہے۔ مری کی پہاڑیوں میں کل ۱۸ انچ برف پڑی۔

حضرت سیدہ عائشہ بیگم مرحومہ کی تدفین

(بقیہ صفحہ اول)

محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ نے بھی لاہور سے ربوہ پہنچ کر نماز جنازہ میں شرکت کی۔ بعد ازاں مرحومہ کی نعش بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے دعا کرائی ــــ ادارہ الفضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ، حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ اور آپ کے فرزندان کرام صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب نیز محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ سیدہ کمال یوسف صاحب مبلغ اسکنڈے نیویا اور خاندان حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب مرحوم کے دیگر افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ عائشہ بیگم مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محی الدین صاحب کا عزم انڈونیشیا

بقیہ صفحہ اول

باقاعدہ ایک مبلغ اسلام کی حیثیت سے اپنے وطن واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷